005 Mas'alah HAYAT-un-NABI ﷺ (Part-3)

>>>>>>>> [PART-3] <<<<<<<

Topic:˘
005-Mas'alah HAYAT un NABI ﷺ say Motalliq FIRQAWARANA Nazriyaat ka Tahqeeqi Jaiza

Youtube Link:
https://youtu.be/rKuiR0x63tk

اِس لیکچر میں دئے گئے حوالہ جات + اِلزامی جوابات
References + Anti Venums:

●○•●○•●○•ILMI POINT-4 •○●•○●•○●-

"آپ ﷺ کی قبر مبارک میں زندگی 'جسمانی' بھی ہے اور 'روحانی' بھی ہے جس کی کیفیت (یعنی mode) بَرزخی ہے دُنیاوی نہیں ہے!!!"

اس ٹاپک کو کھولنے کے لئے جنّت کے 8 دروازوں کی نِسبت سے 8 صحیحُ الاِسناد احادیث پیش کی جائیں گی۔

Sahih Muslim H # -553-
Abu Dawood H # 169
Sunnan Nisai H # 148

رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیّا، اور اچھی طرح وضو کیّا، پھر « أشهدُ أن لا اله الا اللّٰه وأَشهد انّ محمدا عبده ورسوله » (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ کے سِوا کوئی معبود برحق نہیں اور

گواہی دیتا ہوں کہ مُحمدﷺ اللّٰہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں) کہا، تو اُس کے لیے جنّت کے **آٹھوں دروازے** کھول دئیے جائیں گے، وہ جس سے چاہے جنّت میں داخل ہو۔ Sahih Hadees

اِس ٹاپک کی تفصیل میں جانے سے پہلے دو terms یعنی اصطلاحات کو سمجھ لیں۔
* ظرف زمان
اور
* ظرف مکان
جسے انگلش میں Time & Space کہتے ہیں۔۔

مثال کے طور پر مَیں کہتا ہوں کہ "مَیں نے کل رات مسجد میں گزاری" تو اِس جُملے میں "کل رات" ظرف زمان ہے یعنی جو ٹائم میں نے گزارا۔
اور "مسجد" ظرف مکان ہے یعنی سپیس ہے۔

بالکل اِسی طریقے سے جب ہم کہتے ہیں کہ " نبیﷺ اپنی قبر مبارک میں جسمانی اور روحانی زندگی کے ساتھ برزخی حیات کے ساتھ زندہ ہیں" تو اِس جملے میں قبر مبارک 'سپیس (یعنی ظرف مکان)' ہے اور برزخی زندگی ' ٹائم' ہے یعنی ظرف زمان ہے۔

نبیﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اُس روح کا تعلق جنتُ الفردوس میں بھی ہے اور قبر مبارک میں بھی ہے۔ (بلکہ وہ قبر مبارک تو خود جنت کا ٹکڑا ہے، جو کہ پہلے بیان ہو چکا ہے)

-〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰

●✓ حدیث 1]

آپﷺ کی قبرِ مبارک جنّت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑے پر ہے۔ جسے ہم ریاض الجنة بھی کہتے ہیں" اور اسی پر اُمت کا اجماع ہے۔

Bukhari H # 1195, -**1196-**, 1888, 6588, 7335
Muslim H # 3368 to 3370
Tirmazi H # 3915, 3916
Musnad Ahmad H # 12688
Mishkaat H # 694

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین، جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہو گا۔Sahih Hadees

اِس حدیث پر امام بخاری ؒ نے، قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت پر باب باندھا ہے اور صحیح مسلم میں بھی یہی باب ہے۔

2)Bukhari (H# 876-1772) صحیح بخاری.pdf

بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

باب: نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور منبر مبارک کے درمیانی حصہ کی فضیلت کا بیان

حدیث 1195

١١٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: (۱۱۹۵) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم کو

2)Sahih Muslim (H# 1570-3397) صحیح مسلم.pdf

(المعجم ٩٢) - (بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ) (التحفة ٩٢)

باب:92- آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت

[٣٣٦٨] ٥٠٠-(١٣٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[3368] عبداللہ بن ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انہوں

●✓حدیث 2]

Abu Dawood H # 1047
Nasai H # -**1375-**
Ahmad H # 2701, 10320
Mishkat H # 1361, 1366

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے دِنوں میں سب سے افضل (بہترین) جمعہ کا دن ہے، اِسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اِسی میں اُن کی روح قبض کی گئی، اور اِسی دن صُور پھونکا جائے گا، اور اِسی دن بیہوشی طاری ہو گی، لہٰذا تم مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلاۃ (درود و رحمت) بھیجو کیونکہ تمہاری صلاۃ (درود و رحمت) مجھ پر پیش کیے جائیں گے۔

لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری صلاۃ (درود و رحمت) آپ پر کس طرح پیش کی جائیں گی حالانکہ آپ ریزہ ریزہ ہو چُکے ہوں گے؟؟؟ (یعنی وہ کہنا چاہ رہے تھے، کہ آپﷺ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے ، کیا اُس وقت بھی آپﷺ پر درود پیش ہو گا؟؟؟)

آپﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیھم السلام کے جسم کو کھائے - Sahih Hadees

مَیں کچھ عرصہ تک اِس حدیث کو ضعیف سمجھتا تھا۔ اِس میں ایک راوی ہیں جن پر اعتراض تھا کہ یہ "عبدالرحمن بن یزید بن **جابر**" نہیں ہیں بلکہ "عبدالرحمن بن یزید بن **تمیم**" ہیں۔
اور جمہور محدّثین میں یہ بات قائم ہے (یعنی اسٹیبلش ہے) کہ یہ "بن تمیم" نہیں تھے بلکہ "بن جابر" ہی تھے۔ جس کی وجہ سے یہ احادیث صحیح ہیں۔

آپﷺ نے یہ نہیں کہا کہ جسم ختم بھی ہو جائے تو جنت میں مجھ پر درود پیش ہو جائے گا بلکہ اُسی قبر مبارک میں درود شریف پیش ہوتا ہے ورنہ یہ بات بتانے کی ضرورت ہی نہیں تھی کہ زمین انبیاءؑ کے جسموں کو نہیں کھاتی۔
لہٰذا اس سے یہ عقیدہ بالکل واضح ہو گیا کہ آپﷺ کی قبر میں ہی درود شریف پیش کیّا جاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبیﷺ کی قبر میں اُن کی اُمت کے نامۂ اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور وہ **مسند بزّار** کی روایت پیش کرتے ہیں۔ **امام بزّار** چوتھی صدی ہجری کے امام تھے، جِنہوں نے یہ حدیث، صحت کے

حُکم کے بغیر، نقل کی ہے کہ :
"آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری زندگی بھی تمہارے لئے رحمت ہے اور میری وفات بھی. جب مَیں اپنی قبر میں جاوں گا تو تمہارے نامہِ اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے۔ جس کے اعمال اچھے ہوں گے تو مَیں اللہ کی تعریف (حمد) بیان کروں گا، جس کے اعمال بُرے ہوں گے تو مَیں اُس کے لئے استغفار کروں گا"

مسند بزّار ، جلد 5، صفحہ 308، حدیث # 1925

مُسْنَدُ البَزّار

تأليف

الحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق العتكي البزار

(المتوفى سنة ٢٩٢ هـ)

1925 – حدثنا يوسف بن موسى قال : نا عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي رواد عن سفيان عن عبد الله بن السائب عن زاذان عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه و سلم قال : (إن لله ملائكة سياحين يبلغوني عن أمتي السلام) قال : وقال رسول الله صلى الله عليه و سلم : (حياتي خير لكم تحدثون ونحدث لكم ووفاتي خير لكم تعرض علي أعمالكم فما رأيت من خير حمدت الله عليه وما رأيت من شر استغفرت الله لكم)
وهذا الحديث آخره لا نعلمه يروى عن عبد الله إلا من هذا الوجه بهذا الإسناد

[مسند بزار، جلد 5، صفحہ 308، حدیث 1925]

بھائیو!! یہ روایت اُصولِ محدّثین پر پکّی ضعیف ہے کیونکہ صحیح مسلم کے مقدمہ میں محدّثین کا بنیادی اُصول ہے کہ "مُدلِّس راوی کی 'عن' والی روایت، 'سماع کی تصریح' کے بغیر، ضعیف شمار ہوتی ہے۔
اِس روایت میں 2 راوی (سفیان ثوری اور عبدالمجید) مُدلِّس ہیں اور 'عن' سے روایت کر رہے ہیں۔ اور دوسرا راوی ضعیف بھی ہے۔

جبکہ احادیث میں ہے کہ نامِہ اعمال اللّٰہ کو پیش کئے جاتے ہیں
Muslim H # 6546, 6547
Tirmazi H # -**747-**
Nasai H # 2360
Silsila sahiha H # 2231
Mishkat H # 2056, 5030
Ahmad H # 3971, 9782, 11364
رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: ”سوموار اور جمعرات کو اعمال **'اللّٰہ کے حضور (بارگاہ)'** میں پیش کئے جاتے ہیں، میری خواہش ہے کہ میرا عمل اِس حال میں پیش کیا جائے کہ مَیں روزے سے ہوں“ Sahih Hadees

لہٰذا نبیﷺ کو ہمارے نامِہ اعمال پیش نہیں کیے جاتے!! بلکہ اللّٰہ کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

-〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰

●✓حدیث 3]

تیسری حدیث بڑی زبردست حدیث ہے۔

دلائل النبوۃ ، حدیث # -**345-**
مصنف ابن ابی شیبہ (عربی) ، حدیث # 33819
مصنف ابن ابی شیبہ (مترجم) ، حدیث # -**34511-**

انس ابن مالکؓ کا بیان ہے کہ سیدنا عمرؓ کے دَور میں جب ایران کا شہر " تستر " فتح ہوا تو اُس کے خزانے میں ایک بہت بڑی لاش ملی۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ وہ لاش اتنی بڑی تھی کے اس کا ناک ایک ہاتھ کے برابر تھا (یعنی تقریبا ڈیڑھ فٹ) اور اُس کے سرہانے ایک کتاب بھی رکھی ہوئی تھی لیکن وہ کتاب عبرانی زبان میں تھی۔ ہم نے وہ کتاب خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر بن خطابؓ کو مدینہ میں بھیج دی تو سیدنا عمر بن خطابؓ نے کعب بن احبار تابعیؒ کو بلایا (جو عبرانی

زبان جانتے تھے اور یہودی عالم تھے۔ وہ حضور ﷺ کی زندگی میں ایمان نہیں لائے تھے لیکن بعد میں مُسلمان ہو گئے تھے، اِسی لئے انہیں تابعی کہا جاتا ہے) اُنہوں نے اِس کا عربی میں ترجمہ کیا۔

تو تبع تابعی پوچھتے ہیں کہ "اے ابو العالیہ کیا آپ نے وہ کتاب پڑھی تھی؟؟" انہوں نے کہا : "ہاں میں نے خود پڑھی تھی" مَیں نے پوچھا : "اُس کتاب میں کیا ہے؟"
تو انہوں نے کہا کہ اُس کتاب میں صحابہ کرام ؓ کا ذکر، اُن کی زندگیوں کا ذکر، اُن کے رہن سہن کا ذکر موجود ہے اور اُن کی تعریفیں ہیں۔

[(وہی جو قرآن پاک میں آیا ہے کہ

48 : سورة الفتح 29

> مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ

محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اِن کے ساتھ ہیں (وہ) کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں۔ تُو اُنہیں دیکھے گا (کہ وہ) رکوع اور سجدے کر رہے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں ، اُن کا نشان اُن کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے ، اُن کی یہی **مثال تورات** میں ہے اور اُن کی **مثال انجیل** میں ہے ...)]

پھر اَس نے پوچھا کہ یہ کس کی لاش تھی تو اَنہوں نے کہا : " یہ دانیال علیہ السلام کی لاش تھی جو تین سو سال پہلے قبر سے نکالی گئی تھی"
اُنہوں نے پوچھا کہ : "اِس بارے میں لوگوں کا کیا عقیدہ ہے؟"
انہوں نے کہا کہ : "اِس کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ جب اِن پر بارش نہیں ہوتی تو اُن کی لاش کو باہر نکالتے ہیں اور اُن کے وسیلے سے اللّٰہ کے حضور دعا کرتے ہیں تو اس سے بارش ہو جاتی ہے۔
تو سیدنا عمر ؓ نے ابو موسیٰ عشری ؓ اور انس بن مالک ؓ کو خط لکھا کہ رات کے وقت 13 قبریں کھودو اور اُن میں سے کسی ایک قبر میں اُن کو دفنا دو تاکہ یہ لوگ کسی نبی کی لاش کی اِس طرح سے بے حُرمتی نہ کریں
اور وہاں سیدنا عمر ؓ نے ایک جملہ لکھا کہ "بیشک یہ اللّٰہ کے نبی ہیں اور اللّٰہ نے حرام کر دیا ہے کہ اللّٰہ کے نبی کے جسم کو نہ مٹی کھاتی ہے، نہ آگ کھاتی ہے، نہ کوئی درندہ کھا سکتا ہے۔ Sahih Hadees

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۱۰) — ۳۸۸ — کتاب البعوث والسرایا

(۳٤٥۱۱) حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُمْ لَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ ، قَالَ : وَجَدْنَا رَجُلاً أَنْفُهُ ذِرَاعٌ فِي التَّابُوتِ كَانُوا يَسْتَظْهِرُونَ ، أَوْ يَسْتَمْطِرُونَ بِهِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِذَلِكَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ هَذَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، وَالنَّارُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ أَوْ الأَرْضُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ انْظُرْ أَنْتَ وَرَجُلٌ من أَصْحَابِكَ ، يَعْنِي أَصْحَابَ أَبِي مُوسَى ، فَادْفِنُوهُ فِي مَكَانٍ لاَ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُكُمَا ، قَالَ : فَذَهَبْتُ أَنَا ، وَأَبُو مُوسَى فَدَفَنَّاهُ.

(۳٤٥۱۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے تستر کو فتح کیا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک آدمی کی قبر ہے جس کا جسم سلامت ہے۔ وہ لوگ اس کے ذریعے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا تو حضرت عمر نے جواب میں فرمایا کہ یہ کسی نبی کی قبر ہے کیونکہ زمین انبیاء کے جسم کو نہیں کھاتی۔ اور انہیں کسی ایسی جگہ دفن کردو جہاں تمہارے اور تمہارے ایک ساتھی کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔ چنانچہ میں اور حضرت ابوموسیٰ ان کی میت کو لے کر گئے اور اسے دفن کردیا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۞ سورہ نجم 4،3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۴۲۸۸ تا حدیث نمبر ۳۹۸۸۲

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور ظلہٗ

مکتبہ رحمانیہ

بلکہ یہ تو قرآن میں بھی موجود ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بہت دیر تک لاٹھی کے سہارے پر کھڑے رہے، لاٹھی کو کیڑوں نے کھا کر کھوکھلا کر دیا لیکن حضرت سلیمانؑ کا جسم صحیح سلامت رہا...

تو اللہ تعالی اپنے نبیوں کی حفاظت کرتا ہے (الحمدللہ)

34 : سورة سبأ 14

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾

پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا ۔ پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔

-~~~~~~

●✓حدیث 4]

Abu Dawood H # -2042-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ نہ بناؤ (کہ سب لوگ وہاں اکٹھا ہوں) ، اور میرے اوپر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی رہو گے تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔Sahih Hadees

● سوال : حضورﷺ کو درود کہاں پہنچایا جائے گا؟؟؟

●✓جواب : قبر میں ہی پہنچایا جائے گا۔۔ کیونکہ آپﷺ نے قبر کا ذکر کیّا کہ قبر پر میلہ نہ لگانا یعنی جو شخص قبر مبارک کے پاس ہے وہ سلام عرض کرے اور چلا جائے، لیکن جو شخص دُور ہے اُس کا درود حضورﷺ کو پہنچا دیا جائے گا۔

-~~~~~~

●✓حدیث 5]

پانچویں حدیث صحیح بخاری و مسلم کی متفقٌ علیہ حدیث ہے کہ ہمارا سلام زمین و آسمان میں موجود نیک لوگوں کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

Bukhari H # 831, 835, -**1202-**, 6230, 6328
Muslim H # 897
Abu Dawood H # 968
Nasai H # 1299
Mishkat H # 909

ہم پہلے نماز میں یوں **کہا کرتے تھے** فلاں پر سلام اور نام لیتے تھے۔ اور آپس میں ایک شخص دوسرے کو سلام کر لیتا۔ **نبی کریم ﷺ نے سن کر فرمایا** اس طرح کہا کرو۔
التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ... ... عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ۔
اگر تم نے یہ پڑھ لیا تو گویا اللّٰہ کے اُن تمام صالح (نیک) بندوں پر سلام پہنچا دیا ، جو آسمان اور زمین میں ہیں۔ Sahih Hadees

اب اللّٰہ کی مرضی ہے کہ وہ ہمارا سلام فرشتوں کے ذریعے پہنچائے یا ہواوں کے ذریعے پہنچائے۔ ہمارا کام صِرف اللّٰہ کے ذریعے پہنچانا ہے۔
اِسی طرح جب ہم نبیﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو "**اللّٰھُمَّ** (اے اللّٰہ!)" کہہ کر ہی بھیجتے ہیں۔

دیوبند اور اہلِ حدیث کے لوگوں میں **"ردّ المختار"** اور **"درّ مختار (فتاویٰ شامی)"** کے لحاظ سے ایک غلط بات مشہور ہوئی ہے کہ نماز والی گفتگو، اللّٰہ اور رسول کے درمیان، معراج کے موقع پر ہوئی اور نبیﷺ کو جواب میں 《 **السَّلَامُ عَلَیكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ** 》 کہا گیا---!!!
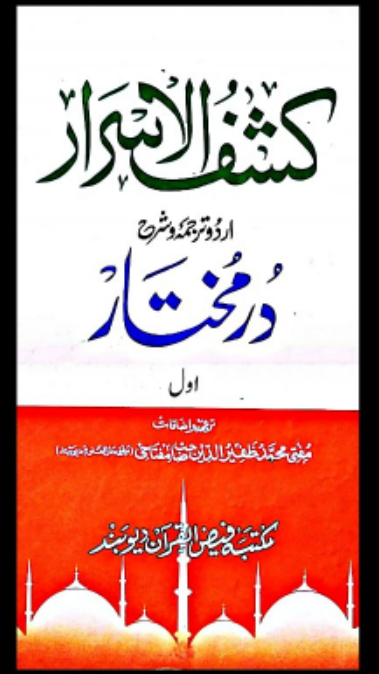
درمختار اردو کتاب الصلوٰۃ ۳۹۰ جلد:۱

تشہد کی تفصیل

تشہد کے الفاظ سے مقصود ان کے معنی بطور انشاء ہونا چاہئے گویا کہ نمازی اللہ تعالیٰ کو تحیت پیش [illegible]
ہے اور وہ اپنے نبی کریم ﷺ اور اپنے نفس اور اپنے احباب کو سلام عرض کرتا ہے، تشہد کے الفاظ
اس حال کا ذکر کرنا اور حکایت کرنا مقصود نہ ہو جو معراج میں پیش آیا، اس کو مجتبیٰ نامی کتاب میں ذکر کیا ہے، (یعنی معراج کے
واقعہ میں جو قصہ پیش آیا اس کی حکایت کا قصد نہ ہو، اور وہ قصہ یہ ہے کہ شب معراج میں جب آنحضرت ﷺ قرب [illegible]
پر فائز ہوئے تو ارشاد ہوا کہ آپ بیٹھ جائیں اس موقع سے آپ نے فرمایا، التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات یعنی [illegible]
بدنی اور مالی عبادتیں حاضر خدمت ہیں اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور خلعت شاہی ارشاد ہوا" السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "یعنی اے نبی ہمارا سلام اور رحمت اور برکتیں خصوصی طور پر تم پر ہوں، آنحضرت ﷺ نے
جب خصوصی تکریم و تعظیم کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے چاہا کہ میری امت کے ضعفا اور گنہ گار بھی اس سے محروم نہ [illegible] چنانچہ
آپ نے ارشاد فرمایا، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، "یعنی سلام خاص طور پر ہم سب پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک
بندوں پر ہو علینا میں امت کے تمام افراد آگئے کوئی محروم نہ رہا، جب ملائکہ مقربین نے نبی کریم ﷺ کا یہ جود و کرم دیکھا تو وہ
بول اٹھے، اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ۔

جبکہ یہ جھوٹی بات ہے اور کِسی بھی صحیح حدیث میں موجود نہیں ہے!! کسی ضعیف روایت میں بھی یہ موجود نہیں ہے کہ یہ شب معراج کی گفتگو ہے۔ حالانکہ صحیح حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا ہمیں قرآن کی طرح سکھاتے تھے۔

Bukhari H # -**6265**-
Muslim H # 902, 903
Nasai H # 1172, 1175, 1279

عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا، اُس وقت میرا ہاتھ نبی کریم ﷺ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھا (اِس طرح سکھایا) جس طرح آپ **قرآن کی سورت** سکھایا کرتے تھے۔
《 **التَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ ... عَبْدُہُ وَرَسُولُهُ۔** 》 تک
(نبی کریم ﷺ اُس وقت حیات تھے۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اِس طرح پڑھنے لگے «السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ» یعنی نبی کریم ﷺ پر سلام ہو۔) Sahih Hadees

عبداللہ بہاولپوری صاحب نے لکھا ہے کہ ہم نماز میں کہانی یا سٹوری کے طور پر التّحیات پڑھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سماعِ موتیٰ

کیا مُردے سنتے ہیں؟

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

مکتبہ اسلامیہ

made by : Fahad Usman Meer

43 سماعِ موتیٰ

ہمارے نزدیک تو وہ کسی وقت بھی نہیں سنتے، نہ سنانے کے لیے ہم ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ)) کہتے ہیں۔ ہم تو اسے بطورِ حکایت کے پڑھتے ہیں جیسا

اگر اُنہوں نے بخاری و مسلم ہی پڑھ لی ہوتی تو ایسی بات نہ کرتے۔

-~~~~~~

● √حدیث 6]

Sunan Nisai H # -**1283-**
Silsila Sahiha H # 3424
Musnad Ahmad H # 5717
Mishkat H # 924

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین

میں گھومتے رہتے ہیں، وہ مجھ تک میرے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں-Sahih Hadees

البتّہ ایک حدیث پیش کی جاتی ہے کہ

Silsila Sahiha H # 1530, -2778-
مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ نے میری قبر کے پاس ایک فرشتہ کھڑا کر دیا ہے، جب میری امت کا کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھ سے کہتا ہے :اے محمدﷺ! فلاں بن فلاں نے اِس وقت آپﷺ پر درود پڑھا ہے۔

یہ روایت بالکل ضعیف ہے۔ شَیخ البانی صاحب کو بھی یہاں پر غلطی لگی انہوں نے اپنی سلسلہ احادیث صحیحہ میں 1530 نمبر پر اس کو صحیح قرار دیا ہے،
حالانکہ جب اِس پر بحث کی تو اُنہوں نے خود مانا کہ اِس میں کچھ راوی مجہول ہیں اور کچھ محدّثین کے نزدیک وہ راوی ضعیف ہیں اور آخر میں اتنا کونفیڈنس گنوا دیا کہ یہاں تک لکھ دیا کہ ان شاء اللّٰہ یہ حسن درجے کی روایت بن جائے گی۔
لہذا یہ روایت بالکل ضعیف ہے!

سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها

1530 - " أكثروا الصلاة علي، فإن الله وكل بي ملكا عند قبري، فإذا صل علي رجل من أمتي قال لي ذلك الملك: يا محمد إن فلان بن فلان صلى عليك الساعة ".

made by : Fahad Usman Meer

[جزء / صفحة] 4 43 [الرقم] 1530

الديلمي (1 / 1 / 31) عن محمد بن عبد الله بن صالح المروزي حدثنا بكر بن خداش عن فطر بن خليفة عن أبي طفيل عن أبي بكر الصديق مرفوعا. بيض له الحافظ.

وبكر بن خداش ترجمه ابن أبي حاتم (1 / 1 / 385) برواية اثنين آخرين عنه ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا. وأورده الحافظ في " اللسان " برواية جمع آخر عنه وقال: ربما خالف. قاله ابن حبان في " الثقات ". ومحمد بن عبد الله بن صالح المروزي لم أعرفه. والحديث قال السخاوي في " القول البديع " (ص 117) :

" أخرجه الديلمي، وفي سنده ضعف ". لكن ذكر له شاهد من حديث عمار بن ياسر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إن لله ملكا أعطاه أسماع الخلائق، فهو قائم على قبري، إذا مت، فليس أحد يصلي علي صلاة إلا قال: يا محمد صلى عليك فلان بن فلان، قال: فيصلي الرب تبارك وتعالى على ذلك بكل واحدة عشرا ". وقال (ص 112) : " رواه أبو الشيخ ابن حيان وأبو القاسم التيمي في " ترغيبه " (209 / 2 - مدينة) والحارث في " مسنده " وابن أبي عاصم والطبراني في " معجمه الكبير " وابن الجراح في " أماليه " بنحوه وأبو علي الحسن بن نصير الطوسي في " أحكامه " والبزار في " مسنده " وفي سند الجميع نعيم بن ضمضم، وفيه خلاف عن عمران بن الحميري، قال المنذري: لا يعرف.

قلت: بل هو معروف، ولينه البخاري، وقال: " لا يتابع عليه ". وذكره ابن حبان في " ثقات التابعين " قال صاحب الميزان

أيضا: لا يعرف قال: نعيم بن ضمضم ضعفه بعضهم. انتهى. وقرأت بخط شيخنا (يعني الحافظ بن حجر) لم أر فيه توثيقا ولا تجريحا، إلا قول الذهبي هذا ". ومن هذا الوجه أخرجه البخاري في " التاريخ " (3 / 2 / 416) وهو في " زوائد البزار " (306) فالحديث بهذا الشاهد وغيره مما في معناه حسن إن شاء الله تعالى.

●✓حدیث 7]

ساتویں حدیث خاص طور پر قبر کے متعلق ہے۔ یعنی جو قبر پر جا کر سلام کرتا ہے تو آپ ﷺ اُس کا جواب خود دیتے ہیں۔

Abu Dawood   H # 2041
Silsila Sahiha H # 2936
Mishkat H # -925-

رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا : " جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللّٰہ میری روح مجھ پر لَوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ مَیں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں "- Sahih Hadees

١١- كتاب المناسك .... زیارت قبور کے احکام ومسائل

(المعجم ٩٦، ٩٧) - باب زِيَارَةِ الْقُبُورِ (التحفة ٩٨)

باب:٩٦، ٩٧-زیارت قبور کے احکام ومسائل

٢٠٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عن أبي صَخْرٍ حُمَيْدِ بنِ زِيَادٍ، عن يَزِيدَ بنِ عَبْدِ الله بنِ قُسَيْطٍ، عن أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ

٢٠٤١-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

یہاں پر روح کا لَوٹنا برزخی ہے یعنی روح کے لَوٹنے سے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ تعالی آپ ﷺ کی روح کو اُس شخص کی طرف متوجہ کرتا ہے جو آپ ﷺ کی قبر پر آیا ہے۔
یہ برزخی لَوٹنا ہے دنیاوی لَوٹنا نہیں ہے!

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام شوق کے ساتھ آپ ﷺ کی قبر پر سلام پیش کرتے تھے۔
اس لیے پہلے بھی بیان کیا کہ ابنِ عمر ؓ جب بھی سفر پر جاتے تو پہلے قبرِ رسول ﷺ پر حاضری دیتے، مسجد نبوی میں دو نفل پڑھتے، پھر قبرِ رسول ﷺ پر حاضری دے کر "السلام علیك یا رسول اللّٰہ ، السلام علیك یا ابا بکر اور اسلام علیك یا ابتا" کہتے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (عربی) ، حدیث # 11793
مصنف ابن ابی شیبہ (مترجم)، حدیث # -11915-
موطا امام مالک (مترجم : وحید الزماں)، حدیث # 393

سنن کبری للبیہقی (مترجم)، جلد 6، حدیث # 10271
فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ، صفحہ 139، حدیث # 98

کتاب الجنائز ٧٠٨ مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ٣)

فَصَلَّى ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ ، ثُمَّ يكون وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى المسجد فَفَعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ.

[جلد 3، حدیث # 11915]

(١١٩١٥) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے لگتے تو نماز ادا کرتے پھر روضۂ رسول پر آتے اور یوں سلام پیش فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ پھر دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتے، اسی طرح جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو گھر داخل ہونے سے پہلے یہ کام کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ یہ سلام پڑھا کرتے تھے اور یہ اُن کی سنت ہے اور اس پر الحمدللہ پوری امت کا اجماع ہے کہ قبرِ رسول ﷺ پر حاضری کا یہی طریقہ ہے کہ قبرِ رسول ﷺ پر جا کر "السّلام و علیك یا رسول اللّٰه" پڑھا جائے۔

● ایک اعتراض :

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سلام صرف قبر پر جا کر پڑھنا ہوتا ہے اس لئے ہم روضہ شریف کی جالیوں کے پاس کھڑے ہو کر یہ سلام نہیں پڑھ سکتے۔

●✓ الزامی جواب:

ایسا کہنے والے لوگوں کی عقل کام نہیں کرتی۔ کیا جب ہم قبرستان میں جاتے ہیں تو قبرستان کی دیوار کے پاس کھڑے ہو کر وہ دعا پڑھتے ہیں جو نبی ﷺ نے سکھائی ہے۔ تو کیا سب قبر والوں تک سلام نہیں پہنچتا ؟؟؟

Muslim H # 584, 585, 2255 to 2257
Abu Dawood H # 3237

Nasai H # 150, 2042
Ibn e Maja H # -**4306-**
Muanad Ahmad   H # 3351, 13140
Mishkat H # 298, 1764, 1766, 1767

نبی اکرم ﷺ قبرستان میں آئے، اور قبر والوں کو سلام کرتے ہوئے فرمایا:

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ

عَلَى الْمَقْبَرَةِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَاحِقُونَ،

اے مومن قوم کے گھر والو! آپ پر سلامتی ہو، ان شاء اللّٰہ ہم آپ لوگوں سے جلد ہی ملنے والے ہیں ، ---

Sahih Hadees

قبرستان تو ہزار ہزار میٹر تک پھیلا ہوتا ہے! تو کیا صرف سامنے والی قبر کو سلام پہنچتا ہے؟؟؟ اور آخری قبر تک نہیں پہنچتا؟؟؟

🟢✓ بالکل پہنچتا ہے---!

روضہ شریف کے پیچھے آپ ﷺ کی قبر مبارک ہی ہے لہذا روضہ شریف کی جالیوں کے سامنے بھی (السّلام علیك یا رسول اللّٰہ) پڑھا جا سکتا ہے۔
اور سعودیہ کے لوگ بھی روضہ شریف پر "اسلام علیك یا رسول اللّٰہ" ہی پڑھتے ہیں، اور یہ بات سعودی عرب کے لائیو live چینل پر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔
لہذا ابھی اس معاملے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔

البتہ ایک حدیث "حیاۃ الانبیاء فی قبورھم" میں ہے ، جس کو دیوبند

کے حیاتی مکتبہ فِکر نے بہت اٹھایا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، سنن الکبری للبیھقی میں بھی یہ حدیث موجود ہے کہ **آپ ﷺ نے فرمایا :** جب کوئی شخص میری قبر پر سلام پڑھتا ہے تو **مَیں خود** سنتا ہوں اور جب دُور سے پڑھتا ہے تو مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

امام بیہقی نے یہ حدیث لکھ کر خود ساتھ لکھا ہے کہ اِس میں 《 محمد بن مروان السدی 》 ایسا راوی ہے جس پر نظر ہے (یعنی کمزور راوی ہے) اور انہوں نے اپنی کتاب اسماء و صفات میں لکھا ہے کہ یہ کذّاب راوی ہے۔ تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ 《 السّدی 》 جھوٹا یعنی کذّاب راوی ہے اور یہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

١٩) اخبرنا علی بن محمد بن بشران انباء ابو جعفر الرازی ثنا عیسیٰ بن عبدالله الطیالسی ثنا العلاء بن عمرو الحنفی ثنا ابوعبدالرحمن عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من صلی علی عند قبری سمعة ومن صلی علی نائیاً منه ابلغتهٗ ۲ ابوعبدالرحمن هذا هو محمد بن مروان السدی فیما اری و فیه نظر و قد مفی ما یوکده۔ ۳

حدیث نمبر : ١٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا میں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے قبر سے دور پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے"۔ ۲

ابوعبدالرحمٰن وہ محمد بن مروان سدی ہے میرے نزدیک اس میں نظر ہے۔ (یعنی وہ ضعیف راوی ہے) مگر اس حدیث کی تائید گذشتہ احادیث سے ہوتی ہے۔ ۳

۳ اس حدیث کا ایک راوی ابوعبدالرحمٰن محمد بن مروان سدی ہے جسکے بارے میں ائمہ نے فرمایا متہم بالوضع اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۔۴/۳۲، الضعفاء الکبیر ۔۴/۱۳۶، تہذیب الکمال ۔۱۷/۲۰۷، الصارم المنکی ۔۲۸۳۔

امام دارقطنی کی کتاب "الضعفاء و المتروکین" میں بھی ان کو ضعیف کہا گیا ہے۔۔

٤٧٢ ـ محمد بن مروان السدي. أبو عبد الرحمن.
كوفي. مصنف.
عن عبيد الله بن عمر، ويزيد بن أبي زياد.

٤٧٢ ـ انظر «الميزان» ٤/ ٣٢ رقم ٨١٥٤ و«المغني» ٢/ ٦٣١ رقم ٥٩٦٦ و«التهذيب» ٩/ ٤٣٦ و«التاريخ الكبير» ١/ ٢٣٢ و«التاريخ الصغير» ٢/ ٢٤٦ و«الضعفاء» للبخاري ١٠٥ و «الضعفاء» للنسائي ٢/ ٢٨٦ .
وجاء في «الميزان»: [تركوه. واتهمه بعضهم بالكذب وهو صاحب الكلبي قال البخاري: سكتوا عنه، وهو مولى الخطابيين، لا يكتب حديثه البتة وقال ابن معين: ليس بثقة] .

٢١٧
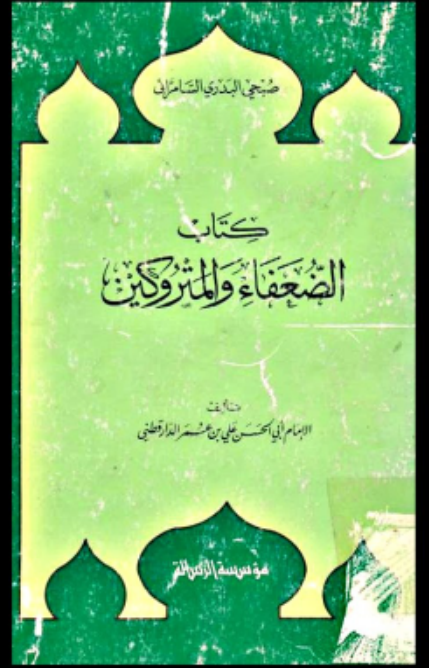
اس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے اسے ضعیف، کذّاب اور متروک کہا ہے... جن کے حوالہ جات شَیخ زبیر علی زئی نے اپنی کتاب "نور العینین" کے صفحہ 239 تا 241 میں دیے ہیں۔

محمد بن مروان السدی کا تعارف

صفحہ 239 ، 240 ، 241

محمد بن مروان السدی کا تعارف

محمد بن مروان السدی کے بارے میں محدثین کے چند اقوال درج ذیل ہیں:

۱۔ بخاری نے کہا: سكتوا عنه یہ متروک ہے۔ [التاریخ الکبیر ۱/۲۳۲]
لا يكتب حديثه البتة، اس کی حدیث بالکل لکھی نہیں جاتی۔ [الضعفاء الصغیر: ۳۵۰]

۲۔ یحییٰ بن معین نے کہا: ليس بثقة وہ ثقہ نہیں ہے۔ [الجرح والتعدیل ج۸ ص۸۶ وسندہ صحیح]

۳۔ ابو حاتم رازی نے کہا: هو ذاهب الحديث، متروك الحديث، لا يكتب حديثه البتة، وہ حدیث میں گیا گزرا ہے، متروک ہے، اس کی حدیث بالکل لکھی نہیں جاتی۔
[الجرح والتعدیل ۸/۸۶]

Made by : Fahad Usman Meer

۴۔ نسائی نے کہا: "يروي عن الكلبي ، متروك الحديث" وہ کلبی سے روایت کرتا ہے، حدیث میں متروک ہے۔ [الضعفاء والمتروکون: ۵۳۸]

۵۔ یعقوب بن سفیان الفارسی نے کہا: وهو ضعيف غير ثقة [المعرفۃ والتاریخ ۳/۱۸۶]

۶۔ ابن حبان نے کہا: ''كان ممن يروي الموضوعات عن الأثبات، لا يحل كتابة حديثه إلا على جهة الإعتبار ولا الإحتجاج به بحال من الأحوال'' یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایتیں بیان کرتا تھا، پرکھ کے بغیر اس کی روایت لکھنا حلال نہیں ہے۔ کسی حال میں بھی اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ [المجروحین ۲/۲۸۶]

۷۔ ابن نمیر نے کہا: کذاب ہے۔
[الضعفاء الکبیر للعقیلی ۴/۱۳۶ وسندہ حسن، یاد رہے کہ الضعفاء الکبیر میں غلطی سے ابن نمیر کے بجائے ابن نصیر چھپ گیا ہے]

۸۔ حافظ ہیثمی نے کہا: ''وهو متروك'' [مجمع الزوائد ۸/۹۹] ''أجمعوا على ضعفه'' اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ [مجمع الزوائد ۱/۲۱۴]

۹۔ حافظ ذہبی نے کہا: ''كوفي متروك متهم'' [دیوان الضعفاء: ۳۹۲۹]

۱۰۔ حافظ ابن حجر نے کہا: ''متهم بالكذب'' [تقریب التہذیب: ۶۲۸۴]

صفحہ 240

دیوبندی حلقہ کے نزدیک موجودہ دور کے "امام اہلسنت" سرفراز خان صفدر صاحب لکھتے ہیں: "اور محمد بن مروان السدی الصغیر کا حال بھی سن لیجئے"
امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کی روایت ہرگز نہیں لکھی جا سکتی۔
[ضعفاء صغیر امام بخاری ص۲۹]
اور امام نسائی فرماتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے۔[ضعفاء امام نسائی ص۵۲]
علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ حضرات محدثین کرام نے اس کو ترک کر دیا ہے اور بعض نے اس پر جھوٹ بولنے کا الزام بھی لگایا ہے۔ امام ابن معین کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ابن عدی کا بیان ہے کہ جھوٹ اس کی روایت پر بالکل بین ہے۔[میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۳۲]
امام بیہقی فرماتے ہیں کہ وہ متروک ہے۔[کتاب الاسماء والصفات ص ۳۹۴]
حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ وہ بالکل متروک ہے۔[تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۱۵]
علامہ سبکی لکھتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔[شفاء السقام ص ۳۷]
علامہ محمد طاہر لکھتے ہیں کہ وہ کذاب ہے (تذکرۃ الموضوعات ص ۹۰)
جریر بن عبدالحمید فرماتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، ابن نمیر کہتے ہیں کہ وہ محض ہیچ ہے۔ یعقوب بن سفیان کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔ صالح بن محمد فرماتے ہیں کہ وہ ضعیف تھا "وکان یضع" (خود جعلی حدیثیں بنایا کرتا تھا) ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے اس کی حدیث ہرگز نہیں لکھی جا سکتی۔" [ازالۃ الریب ص ۳۱۶]
۲۔ یہی موصوف ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:
"صوفی صاحب نے اپنے بڑوں کی پیروی کرتے ہوئے روایت تو خوب پیش کی ہے مگر ان کو سودمند نہیں کیونکہ "سدی" فن روایت میں "ہیچ" ہے۔ امام ابن معین فرماتے ہیں کہ ان کی روایت میں ضعف ہوتا ہے۔ امام جوزجانی فرماتے ہیں "ھو کذاب شتام" "وہ بہت بڑا جھوٹا اور تبرائی تھا..... امام طبری فرماتے ہیں کہ اس کی

روایت سے احتجاج درست نہیں..... اس روایت کی مزید بحث ازالۃ الریب میں دیکھئے۔ ان بے جان اور ضعیف روایتوں سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا"
[تفریح الخواطر فی رد تنویر الخواطر ص ۷۷ تا ۷۸]

صفحہ 241

۳۔ سرفراز صاحب اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں:
"سدی کا نام محمد بن مروان ہے...... امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو بالکل ترک کر دیا ہے (حیرت ہے کہ امام احمد بن حنبل جیسی نقاد حدیث شخصیت تو اس کی روایت کو ترک کرتی ہے مگر مولوی نعیم الدین صاحب اور ان کی جماعت اس کی روایت سے......)" [تنقید متین ص ۱۶۸]
۴۔ موصوف اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں:
"سدی کذاب اور وضاع ہے" (اتمام البرہان ص ۴۵۵) "صغیر کا نام محمد بن مروان" ہے امام جریر بن عبدالحمید فرماتے ہیں کہ وہ کذاب ہے اور صالح بن محمد فرماتے ہیں کہ وہ جعلی حدیثیں بنایا کرتا تھا بقیہ محدثین بھی اس پر سخت جرح کرتے ہیں۔ انصاف سے فرمائیں کہ ایسے کذاب راوی کی روایت سے دینی کونسا مسئلہ ثابت ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے؟" [اتمام البرہان ص ۴۵۸]
سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں:
"آپ لوگ سُدی کی "دُم" تھامے رکھیں اور یہی آپ کو مبارک ہو۔"
[اتمام البرہان ص ۴۵۷] Made by : Fahad Usman Meer
سرفراز خان صاحب مزید فرماتے ہیں:
"آپ نے خازن کے حوالے سے "سدی کذاب" کے گھر میں پناہ لی ہے جو آپ کی "علمی رسوائی" کے لئے بالکل کافی ہے اور یہ "داغ" ہمیشہ آپ کی پیشانی پر چمکتا رہے گا۔" [اتمام البرہان ص ۴۵۸]

حیاتی گروہ ، امام بیہقی کی حدیث بیان کر کے اپنے مؤقف کو مضبوط کرتے ہیں حالانکہ امام بیہقی نے خود اِس کو ضعیف لکھا ہے۔

ابو الشَیخ کی کتاب "الثواب" سے اس کا ایک اَور طُرق بھی پیش کیا جاتا ہے جس میں السّدی نہیں ہے لیکن دونوں میں مسئلہ یہ ہے کہ 《 اعمش 》 مدلّس ہیں اور 'عن' سے روایت کر رہا ہے اور مدلّس کی 'عن' والی روایت، سماع کی تصریح کے بغیر ، ضعیف شمار ہوتی ہے۔ یہ صحیح مسلم کے مقدمے میں محدثین کا پیٹّ pet rule رُول موجود ہے۔

●✓ الزامی جواب :]

اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ محدثین کے اِس 'سماع والی تصریح' کے اُصول کو نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ حدیث کتابوں میں تو آ گئی ہے نا اِس لیے ماننی پڑھنی ہے... یا صحیح اور ضعیف روایات

کا فرق نہیں کرتا، تو اُس کو نیچے والی حدیث بھی مان کر **اپنا ایمان برباد کرنا پڑے گا**۔ (جو نبی ﷺ کی طرف منسوب حدیث ہے اور کئی کتابوں میں بھی موجود ہے)

Mishkaat H # -**4902-**
Musnad Ahmad H # 21274

[mishkat ul masabeeh, H # 4902]

۴۹۰۲: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعِضُّوْهُ بِهَنِ أَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

۴۹۰۲: ابی بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرے (اور اس پر فخر کرے) تو اس سے کہو اپنے باپ کا آلہ تناسل کاٹ کر منہ میں لے لو اور یہ بات کنایہ سے مت کہو۔''

(شرمگاہ)

یغني عنه۔ سنده ضعيف ، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۱۲۰-۱۲۱ ح ۳۵۴۱) [و احمد (۵/ ۱۳۶) والبخاري في الأدب المفرد (۹۳۶، ۹۴۶)] ☆ الحسن البصري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند عبدالله بن أحمد في زوائد المسند (۵/ ۱۳۳ ، فيه مدلس و عنعن) وغيره۔

یعنی اپنے باپ کی شرمگاہ منہ میں رکھنا؟؟؟ (العیاذ بااللّٰہ تعالیٰ) !!!
اِس روایت میں بھی یہی کمزوری ہے کہ (حَسنِ بصری) مُدلِّس راوی 'عن' کہہ کر بیان کرتے ہیں اور 'سماع کی تصریح' موجود نہیں ہے---
یہ روایت قرآن کے بھی خِلاف ہے اور آپ ﷺ کے اخلاق کے بھی خِلاف ہے۔ نبی ﷺ اتنی بےہودہ بات کبھی نہیں کر سکتے کیونکہ

68 : سورۃ القلم 4
وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔
اور بیشک (محمد ﷺ) بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔

Muslim H # -**6032-**
Ibn e Maja H # 4180
Ahmad H # 11207

رسول اللہ ﷺ اَس کنواری لڑکی سے زیادہ حیا کرنے والے تھے جو پردے میں ہوتی ہے--- Sahih Hadees

لہٰذا صحیح اور ضعیف احادیث کا فرق کرنا ضروری ہے۔

-〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰

●✓ حدیث 8]

آٹھویں حدیث صحیح مسلم کی فضائلِ موسٰی والے چیپٹر میں ہے، جو پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ

Muslim H # 430, -**6157-** , 6158
Nasai H # 1632 to 1638
Sisila Sahiha H # 3198
Ahmad H # 10389, 10576
Miahkat H # 5866
Hayaat ul ambia (imam Baihaqi) H # 7, 8, 9

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : معراج کی شب مَیں سرخ ٹیلے کے قریب آیا تو موسیٰ ؑ کے پاس سے گزرا ، وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ Sahih Hadees

حضرت موسیٰ ؑ لیٹ کر نماز نہیں پڑھ رہے تھے بلکہ کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے۔ لیکن اس کیفیت کو ہم آبزَرو observe یعنی مشاہدہ نہیں کر سکتے! اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو معجزانہ طور پر یہ منظر دِکھا دیا تھا تاکہ امت تک یہ عقیدہ پہنچ جائے کہ آپ ﷺ نے وہاں پر یہ منظر دیکھا ہے۔

■ **نبی ﷺ کو امام الانبیاء کیوں کہا جاتا ہے---؟؟؟**

●✓ **جواب]** اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات، آپ ﷺ کو بیت المقدس میں تمام انبیاء اکرام ؑ کا امام بھی بنایا۔ اِسی وجہ سے آپ ﷺ کو

《 امامُ الانبیاء 》 کہا جاتا ہے۔

صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء اکرام علیھم السلام کو جمع کیا۔

Muslim H # -**430-**
Mishkat H # 5866

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :۔۔۔ (معراج کی رات جب) نماز کا وقت ہو گیا تو مَیں نے اُن سب (انبیاء اکرام علیھم السلام) کی امامت کی ۔۔۔۔
Sahih Hadees

کیونکہ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر اکیاسی میں یہ وعدہ تھا کہ

3 : سورۃ آل عمران 81

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ

ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَـنۡصُرُنَّهٗ ؕ

یاد کرو ، اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ : آج مَیں نے تمہیں کتاب اور حِکمت و دانش سے نوازا ہے ، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اِسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے ، تو تم کو اس پر ایمان لانا ہو گا اور اس کی مدد کرنی ہو گی ---

اس وعدے کی تکمیل شبِ معراج پر ہوئی، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جبرائیل ؑ نے مجھے آگے کیّا اور کہا کہ آپ ﷺ ان کی امامت کرائیں۔

لہذا اِسی حدیث کے تحت ہم آپ ﷺ کو امام الانبیاء بھی کہتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں امام الانبیاء اور امام اعظم اُس ذات (یعنی محمد ﷺ)
کو بناؤ جو تمام انبیاء کے بھی امام ہیں۔ اور جس کی گواہی قرآن میں
بھی ہے کہ

53 : سورة النجم 2
مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَ مَا غَوٰی ۚ
کہ تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) نے نہ راہ گُم کی ہے اور نہ وہ ٹیڑھی راہ
پر چلے ہیں۔

الحمداللہ ---

● ایک بہانہ ---؟؟؟
بعض لوگوں کو قبر میں نماز پڑھنے والا واقعہ ہضم نہیں ہوتا اور
انہیں یقین نہیں آتا کہ حقیقت میں ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں، اِسی
وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ واقعہ صرف ایک معجزہ تھا---

●✓ الزامی جواب :]
او میرے بھائی!! شبِ معراج کا پورے کا پورا واقعہ ہی ایک معجزہ
تھا ، تو کیا ہم اس واقعہ کا بھی انکار کر دیں؟؟ اور یہ کہنے لگ جائیں
کہ اس معراج کے واقعہ کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں؟؟۔ (نعوذباللہ)

لہٰذا انبیاءؑ کا قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا عقیدہ بالکل ٹھیک
ہے۔

اور "حیاۃ الانبیاء فی قبورھم" میں پہلی روایت ہی یہی ہے جو مسند
ابی یعلیٰ میں بھی ہے جس کا حوالہ پہلے دے دیا ہے کہ

مسند ابی یعلیٰ (انٹرنیشنل) ، حدیث # 3425

مسند ابی یعلیٰ (مترجم) ، حدیث # 3412
حیاۃ الانبیاء   (للبیہقی) ، حدیث # -1- ، 2، 3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱) اخبرنا ابو سعید احمد بن محمد بن الخلیل الصوفی فقال انباء ابو احد عبداللہ بن عدی الحافظ قال ثنا قسطنطین بن عبداللہ الرومی قال ثنا الحسن بن عرفۃ قال حدثنی الحسن بن قتیبہ المدائنی ثنا المستلم بن سعید الثقفی عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البنانی عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیآء احیاء فی قبور ھم یصلون : ھذا حدیث یُعَدّ فی افراد الحسن بن قتیبہ المدائنی وقد روی عن یحیی بن ابوبکر عن المستلم بن سعید [۱]

حدیث نمبر : ۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں"۔

یہ حدیث حسن بن قتیبہ کے مفردات میں شمار کی گئی ہے اور یہ یحییٰ ابن ابوبکر عن المستلم بن سعید سے بھی روایت کی گئی ہے۔ [۱]

[۱] مسند ابی یعلی _ ۶/۱۴۷، مجمع الزوائد _ ۸/۲۱۱، فتح الباری _ ۶/۳۵۲، مرقاۃ _ ۳/۲۳۱، الجوھر المنظم ۴۲، وفاء الوفا _ ۴/۱۳۵۲، کتاب الاعلام _ ۲/۱۹۳، الکامل _ ۲/۳۹۷، القول البدیع _ ۱۶۷، مدارج النبوۃ _ ۲/۴۴۷، سعادۃ الدارین _ ۱۸۰، مختصر الفتاوی لابن تیمیہ _ ۱۰۷، فیض الحرمین _ ۸۰، نیل الاوطار _ ۳/۲۴۸

یعنی نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں لیکن ہم اس کو آبزرو (مشاہدہ) نہیں کر سکتے۔

●○•●○•●○•ILMI POINT-5 •○●•○●•○●-

"تمام انبیاء اکرام علیھم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں
¶ 《 اُخروی زندگی 》 کے ساتھ
¶ 《 بَرزخی زندگی 》 کے ساتھ
¶ 《 جنّتی زندگی 》 کے ساتھ
¶ 《 جسمانی + روحانی زندگی 》 کے ساتھ
لیکن!   لیکن!   لیکن!
اس زندگی کا mode یعنی کیفیت بَرزخی ہے، دنیاوی نہیں ہے"

ہماری ان سے ڈائریکٹ کمیونیکیشن (یعنی براہِ راست رابطہ) نہیں ہو سکتا لیکن ہمارا درود و سلام وہاں تک پہنچتا ہے اور جو قبر پر سلام

کرتا ہے تو اللہ تعالی آپﷺ کو مطلع کرتا ہے اور آپﷺ اس سلام کا جواب بھی دیتے ہیں ہم بے شک نہ سنیں لیکن آپﷺ جواب دیتے ہیں۔

اِسی طرح جب ہم نبیﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو "اللَّهُمَّ (اے اللہ!)" کہہ کر بھیجتے ہیں۔

لہٰذا جنید جمشید صاحب نے مفتی سعید صاحب کی لکھی ہوئی نعت پڑھی کہ

ے **فرشتوں** یہ دے دو پیغام ان کو
کہ خادم تمہارا سعید آ رہا ہے

یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ہم فرشتوں کو کوئی بھی کام نہیں کہہ سکتے۔ فرشتوں کی تو اللہ تعالی نے بہت سی ذمہ داریاں لگائی ہیں۔

اَصل مسئلہ یہ ہے کہ غائب میں **مدد کے لئے** پکارنا شِرک ہے!!!
اختیارات کا ہونا یا نہ ہونا بحث نہیں ہے!!!
جیسا کہ اللہ کے حکم سے ہم پر بارش، فرشتے برساتے ہیں (کیونکہ اللہ نے یہ اختیار فرشتوں کو دیا ہے) لیکن اگر اب ہم بارش کے لئے فرشتوں سے دُعا کریں کہ: "اے فرشتو! ہم پر بارش برساو! یا اے میکائیل (علیہ السلام) ہم پر بارش برساو کہ گرمی کا موسم آ رہا ہے" تو یہ **خالصتاً شِرک** ہو گا!!! کیونکہ غائب میں مدد کے لئے اور صرف اللہ کو پکارا جائے گا۔!!!

1 : سورة الفاتحہ ، 4
اِيَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ﴿۴﴾
"(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور (غائب میں) ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (یعنی دُعا مانگتے ہیں)"

لہٰذا فرشتوں کو ہم کوئی ذمہ داری نہیں دے سکتے! ہمارا کام صرف

اور صرف اللہ سے مدد مانگنا ہے۔

اور بخاری و مسلم میں متفقٌ علیہ حدیث ہے کہ

Bukhari H # 3064, 4088, 4090, 4096
Muslim H # 1550, -4917-

... (ستر انصاری صحابی (جنہیں قراء کہا جاتا تھا) کو دھوکے سے شہید کیا گیا تو اُنہوں نے کہا) ... " اے اللّٰہ! ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی ہے ، ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔"sahih hadees

حالانکہ مدینہ میں نبیﷺ موجود تھے! تب بھی صحابہ اکرام ؓ نے **اللّٰہ** کو ہی پکارا... اور اللّٰہ سے ہی دُعا کی۔
صحابہ کرام نے یہ نہیں کہا کہ فرشتوں یہ پیغام دے دو یا "یا نبی اللّٰہ اُنظر حالَنَا" کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ ایسا عقیدہ رکھنا گستاخی ہے اور حضورﷺ نے ایسا عقیدہ کہیں تعلیم ہی نہیں فرمایا۔۔

[CONTINUE on PART-4]

[اگلا حصہ نمبر 4 دیکھیں---]

•

• ¶ جَزاکُم اللّٰہ خیراً ¶

•

طالِب دُعا: "فہد عثمان میر"
فیس بُک لِنک:
www.facebook.com/chill.fish.1